محمد اسحق بھٹی

ایک حدیث

عَنْ اُمِّ کُرْزٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اقروا الطیر علی مکناتھا۔

(ابوداؤد، ترمذی)

حضرت ام کرز رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ فرماتے تھے، پرندوں کو اپنے گھونسلوں میں بیٹھا رہنے دو۔

بعض لوگ تفاؤل اور تشاؤم کے قائل ہوتے ہیں۔ وہ یقین رکھتے ہیں کہ اچھی یا بری فال ایک حقیقت ہے۔ آئندہ کام کی تکمیل یا عدم تکمیل کا انحصار اسی پر ہوتا ہے۔ مثلاً وہ اس وہم میں مبتلا ہوتے ہیں کہ صبح اگر انھیں سب سے پہلے بھینسا نظر آجائے تو یہ بری علامت ہے جس کام کے لیے وہ جارہے ہیں یا جو ارادہ کیے ہوئے ہیں، وہ پورا نہیں ہوگا اور اس میں انھیں نقصان پہنچے گا۔ اسی طرح صبح صبح اگر انھیں ساہوکار، سرمایہ دار یا کوئی چودھری مل گیا، جب بھی ان کا مقصد پورا نہیں ہوگا اور وہ اپنے عزم میں کامیاب نہیں ہوسکیں گے ـــــ اور اگر گھر سے باہر نکلتے ہی خاکروب مل جائے تو یہ کامرانی کی علامت ہے، یا گندگی کے ڈھیر پر نظر پڑ جائے تو بھی مطلب حل ہو جائے گا اور جس کام کا دل میں ارادہ باندھ رکھا ہے، وہ بخیر و خوبی انجام کو پہنچے گا۔

جانوروں میں سے اگر کوا منڈیر پر بیٹھا ہے تو سمجھتے ہیں کہ یہ کامیابی کی علامت ہے، اور اس کا مطلب یہ لیا جاتا ہے کہ کوئی عزیز یا جگری دوست گھر آئے گا اور اس سے ملاقات ہوگی۔ چیل کے منڈیر پر بیٹھنے کو بیماری اور زحمت کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح زمانۂ جاہلیت میں اکثر لوگوں کا معمول تھا کہ وہ کسی کام کا ارادہ کرتے تو اسے شروع کرنے سے پہلے کچھ جانوروں کو اڑاتے اور اس کی روشنی میں آئندہ لائحہ عمل کا آغاز کرتے۔

اسلام ان سب چیزوں کو غلط قرار دیتا ہے اور ان سے سختی سے روکتا ہے۔ جیسا کہ الفاظِ حدیث سے ظاہر ہے صاف کہا گیا ہے کہ یہ باتیں ترک کردو، پرندوں کو اپنی جگہ بیٹھا رہنے دو، انھیں اڑایا نہ کرو۔ ان کے اڑنے یا

نہ اٹھے۔ شگون یا بدشگونی کا عقیدہ بالکل وابستہ نہ کرو۔ یہ نہ کسی کام کو روک سکتے ہیں اور نہ کسی کام کو مکمل کرنے کی طاقت رکھتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس حرکت کو شرک سے تعبیر فرماتے ہیں، یعنی جن امور کا تعلق براہِ راست اللہ تعالیٰ سے ہے، اسے جانوروں سے وابستہ کرلیا ہے اور یہی شرک ہے۔ چنانچہ ابوداؤد اور ترمذی کی ایک حدیث میں فرمایا گیا ہے:

عن عبد اللہ بن مسعود عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الطیرۃ شرک قالہ ثلاثاً۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار تاکید کے ساتھ فرمایا، بدفالی شرک ہے۔

اسی مضمون کی ایک اور حدیث جو ابوداؤد میں ہے، ان الفاظ پر مشتمل ہے۔

عن قبیصۃ۔ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال العیافۃ والطرق والطیرۃ من الجبت۔

حضرت قبیصہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پرندے اڑا کر فال لینا، رمل کا عمل کرنا اور بدفالی لینا: یہ سب امور شرک ہیں۔

یہ چیز صرف چھوٹے طبقے یا چند غیر تعلیم یافتہ لوگوں تک ہی محدود نہیں، بلکہ بڑے بڑے مہذب اور اونچے درجے کے لوگ بھی ان حرکتوں کا ارتکاب فرماتے ہیں۔ مثلاً اس دور میں یہ عام رواج ہے کہ دو حکومتوں کے سربراہ آپس میں ملتے ہیں یا بعض قومی یا ملکی تقریبات کا انعقاد ہوتا ہے تو فاختائیں اڑائی جاتی ہیں اور اسے باہمی صلح و آشتی اور محبت و تعلق کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ رسول اکرمؐ کی حدیث کی رُو سے یہ ایک شرک تو ہے ہی، لیکن اس کے علاوہ یہ بھی حقیقت ہے کہ یہ سب محض دکھاوے کے لیے ہوتا ہے۔ یہ لوگ رسماً فاختائیں بھی اُڑا دیتے ہیں اور انھیں امن و آشتی کی علامت بھی سمجھتے ہیں، لیکن اس میں عام طور پر مخلصانہ جذبات اور قلبی محبت کو کم ہی دخل ہوتا ہے۔ اصل شے تو دل ہے اگر دل صاف نہیں ہے اور اس میں بغض و عداوت بھرا ہوا ہے تو ظواہر سے کچھ حاصل نہیں ہو سکتا۔